6/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مردے سنتے اور جانتے ہیں

ازقلم
مفکر اسلام
شیخ القرآن حضرت علامہ
محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

باہتمام: عطاء الرسول اویسی

مکتبہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

Scanned with CamScanner

مُردے سُنتے اور جانتے ہیں

از قلم

محدّثِ دوران شیخ القرآن استاذ العلماء حضرت علّامہ

الحاج محمد فیض احمد اُویسی

مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان

قیمت ———— 15/ روپے

قیمت خرید ———— 6/ روپے

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَالصَّلٰوۃ والسَّلامُ
عَلٰی حَبِیْبِہٖ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن وَعَلٰی
آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن!
اَمَّا بَعْدُ!

فقیر اویسی غفرلہ نے مردے سنتے جانتے ہیں پر ایک مستقل تصنیف لکھی ہے لیکن چونکہ اس موضوع پر ایک رسالہ نظر سے گزرا اسکا ترجمہ حاضر ہے مع حواشی بھی یہ رسالہ۔ "راوی للفتاوی" میں مطبوعہ ہے۔

یہ رسالہ خاتم المحدثین حافظ العصر علامتہ الدہر مولانا شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ مسماۃ بہ الانی معہ الاجوبتہ السبعہ ممدوح نے رسالہ ہذا میں سات سوالات مفصلہ ذیل کے جوابات احادیث سے دیئے ہیں۔

سوال ۱:۔ مردے زیارت کرنیوالوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں یا نہیں

سوال ۲:۔ زندوں کے حالات کی انکو خبر ہے۔ یا نہیں۔

سوال ۳:۔ آدمیوں کی بات سنتے ہیں یا نہیں

سوال ۴:۔ مرنے کے بعد ارواح کہاں ہوتی ہیں۔؟

Scanned with CamScanner

سوال ۵ :- مردے ایک دوسرے کو دیکھتے اور ملاقات کرتے ہیں۔ یا نہیں۔

سوال ۶ :- شہید سے قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں۔

سوال ۷ :- بچوں سے قبر میں فرشتے سوال کرتے ہیں یا نہیں[۱]۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ یہ ضروری مسائل ہیں۔ انکی ضرورت زیادہ ہے۔ علماء نے ان مسائل کی نسبت ایسا کلام نہیں کیا جس سے دل کی تسلی ہو جائے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ احادیث و آثار جو ان مسائل کے متعلق ہیں رسالہ ہذا میں جمع کرتا ہوں۔

جواب ا[۲]

(اس امر کا کہ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں یا نہیں) یہ ہے کہ البتہ مردے زیارت کرنیوالوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں۔ ا۔ اس لیے کہ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت عائشہ[۳] رضی

---

[۱] ان میں چھ سوالات وہی ہیں جو دور حاضرہ میں وہابیوں اور دیوبندیوں کے عقائد ہیں انکے جوابات وہی ہیں جو اہلسنّت کے عقیدے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ اہلسنت بریلوی اپنے اسلاف کے عقائد پر ہیں اور وہابی دیوبندی بدعتی ہیں۔

[۲] اس جواب میں جس قدر احادیث ہیں یہ سب کسی قدر اختلاف کلمات کے ساتھ شرح الصدور میں موجود ہیں۔

[۳] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مشہور ہے کہ آپکو سماع موتی کا

اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہیں کوئی شخص جو اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اسکی قبر پر بیٹھے مگر وہ مردہ خوشحال ہوتا ہے اور انس کرتا ہے۔ سلام کا جواب دیتا ہے۔ جب تک کہ زیارت کرنے والا اٹھ کر اس سے جُدا نہ ہو

۲- ابن عبدالبر نے کتاب استذکار و تمہید میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گزرے جسکو دنیا میں پہچانا ہو۔ اور اسکو سلام کہے مگر مردہ اسکو پہچانتا ہے اور اسکے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (اس حدیث کی ابومحمد عبدالحق نے تصحیح کی ہے۔

۳- ابن ابی الدُنیا نے کتاب القبور باسناد متصل ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کوئی مرد اس شخص کی قبر پر گزرے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲: کا انکار تھا لیکن بعد کو رجوع فرمالیا۔ محدثین کرام نے آپکے رجوع پر اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے بایں معنیٰ کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ راوی اپنے مؤقف کے خلاف جب کوئی روایت کرے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے سابق مؤقف سے رجوع کر لیا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

لے ان روایات کو یوں سمجھئے کہ عام برزخ کے امور عالمِ دنیا سے جدا ہیں۔ اسی لیے وہاں درمیانی حجابات حائل نہیں ہوتے ورنہ قبر کے اندر والا باہر کی اشیاء کو کیسے دیکھ اور سُن سکتا ہے۔ اس فرق کو یاد رکھئے۔ ۱۲ -

جسکو دنیا میں پہچانا ہے اور سلام کہے۔ مردہ سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کو پہچانتا ہے اور جو ایسے شخص کی قبر پر گزرے جس کو دنیا میں نہ پہچانا ہو۔ مردہ سلام کا جواب دیتا ہے۔

۳۔ روایت کی ابن الدنیا نے محمد بن واسع سے کہ فرمایا مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ بلاشبہ جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک دن بعد مُردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں۔

۴۔ روایت کی ہے ضحاک سے کہ فرمایا جو شخص شنبہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرے مردہ اس سے خبردار ہوتا ہے لوگوں نے ضحاک سے پوچھا۔ اسکا سبب کیا ہے فرمایا جمعہ کے دن قرب و اتصال زیادہ ہوتا ہے۔

جواب ۲

(اس امر کا کہ زندوں کے حالات سے مردوں کو خبر ہوتی ہے یا نہیں)

یہ ہے کہ بلاشبہ مردے زندوں کے حالات جانتے ہیں اس لیے کہ۔

۱۔ امام احمد بن حنبل نے متصل اسناد کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے اعمال تمہارے اقربا مردہ اور عزیزوں متوفی کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اگر اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہوں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ تم مرنے سے پہلے سیدھے راستے پر آجاؤ اور ہدایت حاصل کرو۔ جیسے ہمنے ہدایت پائی تھی۔

Scanned with CamScanner

۲۔ ابوداؤد طیالسی[1] اپنی مسند میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لائے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارے اعمال تمہارے عزیزوں اور اقربا کے سامنے ان کی قبروں میں پیش کیے جاتے ہیں اگر چہ اچھے ہوں وہ بشارت پاتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں۔ اور جو بُرے ہوں کہتے ہیں یا اللہ انکو اپنی عبادت کی توفیق دے۔

۳۔ روایت کی طبرانی نے اوسط میں متصل اسناد کے ساتھ ابوایوب[2] انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک جب مومن کی روح کو قبض کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندے رحمت والے اس کی پیشوائی کو آتے ہیں جیسا کہ دنیا میں خوشخبری دینے والے کے پاس آیا کرتے ہیں پس کہتے ہیں جلدی نہ کرو تاکہ آرام پاوے اس واسطے کہ وہ بہت محنت

---

[1] اس باب کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ ارواح برزخ میں مقید نہیں اہلسنت کے نزدیک ارواح کو دنیا میں آنے جانے کی اجازت ہوتی ہے صرف دنیا کے امور میں انہیں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بطور کرامت بعض مواقع بعض امور میں دخل ہوتا بھی ہے۔ (تفصیل مطولات میں ہے)

[2] حضرت ابوایوب انصاری مشہور صحابہ سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے وقت مدینہ منورہ میں پہنچے انکے گھر میں نزول اجلال فرما کر قیامت تک انکی اولاد کو اعزاز و افتخار بخشا۔ ۵۱ھ میں وقت جہاد روم وفات پائی۔ ان کی قبر شریف کی برکت سے مریض بحکم اللہ شفا پاتے ہیں یہ سلسلہ ان کے وصال سے تا حال پھر تا قیامت جاری ہے اور رہیگا۔ (لیکن الوہابیہ لایعقلون)

اور تکلیف کھینچے ہوئے آیا ہے اس کے بعد اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں آدمی نے کیا کیا اور فلاں عورت نے خاوند کیا (یعنی اپنے واقفوں کے تمام حالات دریافت کرتے ہیں اور جب دریافت کرتے ہیں اس شخص کا حال جو فوت ہو چکا ہے۔ کہتا ہے مجھ سے پہلے مر گیا پس وہ پڑھتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا عَلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وہ دوزخ میں گیا جو اسکی اصل تھی بہت برا ٹھکانا اور نہایت خراب جگہ ہے اور فرمایا ہے تمہارے اعمال تمہارے ان اقارب اور رشتہ داروں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ جو اہل آخرت میں نیک عمل سے خوش ہوتے ہیں بشارت پاتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ یہ تیرا ہی فضل و رحمت ہے اس پر پوری رحمت کرنا تاکہ اسی پر فوت ہو اور جب گنہگاروں کے عمل پیش کیے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں اے پروردگار اسکو نیک کام کی توفیق دے کہ تیرے قرب و رضا مندی کا سبب ہو۔

۴۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب منامات میں ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا تمہارے عمل تمہارے مردوں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اگر وہ اچھے عمل دیکھتے ہیں خوشحال ہوتے ہیں اور جو برے عمل دیکھتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اسکو توبہ کی توفیق دے اور سیدھے راستہ پر چلا۔

۵۔ روایت کیا حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پیش کیے جاتے ہیں اعمال دوشنبہ اور جمعرات کو خدا تعالیٰ کے سامنے اور انبیاء کے سامنے اور ماں باپ کے سامنے جمعہ کے دن۔ پس نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں۔ انکے چہروں کی سفیدی اور

Scanned with CamScanner

چمک زیادہ ہو جاتی ہے اور جب یہ حال ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے گناہوں کے سبب اپنے مردوں کو رنج نہ پہنچاؤ۔

۶۔ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے کتاب منامات میں متصل اسناد کے ساتھ نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرو خدا سے اپنے بھائیوں کے حق میں جو مردہ ہیں تمہارے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں۔

۷۔ نیز متصل اسناد کے ساتھ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مردوں کو رسوا نہ کرو اپنے اعمال کی بُرائی سے اس لیے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب عزیز مُردوں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

۸۔ نیز روایت کیا ہے ہلال بن ابی الدرا نے کہ فرماتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میرے خالو عبداللہ بن رواحہ قیامت کے دن میرے سے ناراض نہ ہوں اور نیز روایت کیا عبدالوہاب بن مجاہد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا بشارت پاتا ہے باپ بیٹے کی نیکی سے جب کہ باپ کے مرنے کے بعد وہ نیک ہو اسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

جواب ۳

(اس امر کا کہ آدمیوں کی بات سنتے ہیں یا نہیں اور جو کچھ انکے حق میں کہتے ہیں اُن سے خبردار ہوتے ہیں یا نہیں) یہ ہے کہ مردے سنتے اور جانتے ہیں۔ اس لیے کہ۔

Scanned with CamScanner

۱- امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں متصل اسناد کے ساتھ ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مُردہ جانتا ہے اسکو جو اسکو نہلاتا ہے اور جو اٹھاوے اور جو قبر میں رکھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسرے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲- ابن ابی الدنیا وغیرہ نے مختلف اسنادوں کے ساتھ عمر بن دینار اور بکر بن عبداللہ المزنی وسفیان ثوری وغیرہ سے اسی مضمون کو روایت کیا ہے اور ابن ابی الدنیا نے متصل اسناد کے ساتھ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا مردہ کی روح فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جبکہ مردہ کو غسل دیتے ہیں وہ فرشتہ ہمراہ قبر کی طرف جاتا ہے اور جب قبر میں رکھتے ہیں قبر میں چلا جاتا ہے پس اس وقت مردہ کو خطاب کیا جاتا ہے۔

۳- دوسری روایت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے لائے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہے جو جنازہ کے ہمراہ جاتا ہے اور کہتا ہے اسکو جو اس کے حق میں کہتے ہیں جب قبر پر پہنچا روح کو میت کے ہمراہ دفن کرتا ہے[1]۔

---

[1] یہ اسکے منافی نہیں کہ روح علیین یا سجین میں ہوتی ہے اس لیے کہ دفنانے کے بعد روح اپنے مقر میں چلی جاتی ہے جسکی تفصیل آرہی ہے۔ ہاں اسکے بعد روح کا جسم سے تعلق رہتا ہے اور انبیاء کی ارواح اجسام مبارکہ میں واپس لوٹائی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

جواب ۴

(اس امر کا کہ مرنے کے بعد ارواح کہاں ہوتی ہیں) یہ مسئلہ تمام مسائل سے زیادہ مشکل ہے اور مجھکو جہاں تک معلوم ہے پورا بیان کروں گا۔

١۔ روایت کیا ہے امام مالک نے اپنے اسناد کے ساتھ کعب بن مالک سے رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ مومن کی روح پرندہ معلق ہے بہشت کے درختوں میں جس روز خدا تعالیٰ زندہ کرے گا اسکو جسم میں اسکے لوٹا دے گا یہ حدیث صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل بھی اس حدیث کو اپنی مسند میں۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے اور وہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

٢۔ روایت کیا امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں اسناد حسن کے ساتھ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرکی ملاقات کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے

ع واضح ہوا ارواح کے مقام میں احادیث مختلفہ وارد ہوئی ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ اختلافات بہ سبب تفاوت مراتب کے ہے ارواح انبیاء اعلیٰ علیین میں ہیں۔ ارواح شہدا سبز پرندوں میں بہشت میں ہیں۔ بعض ارواح جنت کے دروازہ پر بعض ارواح قبر میں گویا محبوس ہیں۔ بعض آگ کے تنور میں جلتی ہیں جیسے زنا کاروں کی بابت آتا ہے۔ مگر سب کو جسم سے تعلق ہے۔ ثواب کی راحت یا عذاب کی تکلیف اٹھاتی ہیں۔ شرح الصدور۔

کو دیکھتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی ارواح معلق پرندہ ہے بہشت کے درخت میں قیامت کے دن تک پھر آجاوے گی۔ ہر ایک روح اپنے جسم میں

۳- صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے شہیدوں کی روحیں خدا تعالٰے کے پاس سبز پرندوں میں ہوتی ہیں۔ بہشت کی نہروں میں جس جگہ چاہتی ہیں پھرتی ہیں۔ پھر آتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتی ہیں۔

۴- روایت کیا امام احمد اور ابو داؤد و حاکم نے صحیح اسناد کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے ہمراہی جنگ احد میں شہید ہو گئے اللہ تعالےٰ نے انکی ارواح کو سبز پرندوں میں رکھ دیا۔ بہشت کی ندیوں میں آتی ہیں اور بہشت کے میوہ کھاتی ہیں اور عرش کے نیچے سونے کے قندیلوں میں جگہ پکڑتی ہیں۔

۵- روایت کیا امام احمد اور عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کی ندی کے کنارہ پر سبز قبہ میں شہید رہتے ہیں اور صبح شام بہشت سے ان کا رزق آتا ہے۔

۶- روایت کیا بیہقی و طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے جب کعب نے کہا خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اے اُمّ بشر میں اس سے مشغول ہونگا۔ کہ کس کو سلام پہنچاؤں۔ پس اُمّ بشر نے کہا کیا تم نے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ بیشک

Scanned with CamScanner

مومن کی روح بہشت میں پھرتی ہے جس جگہ کہ چاہتی ہے۔ اور کافر کی روح سجین میں ہوتی ہے کہا البتہ میں نے سنا ہے۔ جواب دیا میری مراد یہی تھی۔

۷۔ روایت کیا طبرانی نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ارواح مومنوں کا حال پوچھا گیا۔ فرمایا سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور وہ پرندے جس جگہ بہشت میں چاہتے ہیں۔ سیر کرتے ہیں۔ پوچھا یا رسول اللہ کافروں کی ارواح کہاں ہوتی ہیں فرمایا سجین میں محبوس ہوتی ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے! اور روایت کیا ہے امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں بیہقی اور ابن ابی داؤد نے کتاب بعث میں متصل اسناد کے ساتھ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کی اولاد بہشت کے ایک پہاڑ میں ہوتی ہے اور انکی پرورش ابراہیم اور سارہ علیہما السلام فرماتے ہیں جب تک کہ قیامت کے دن انکے باپ کے پاس پہنچا دیں۔ حاکم نے اس حدیث کی تصیح کی ہے

۸۔ روایت کیا بیہقی نے دلائل میں اور ابن ابی حاتم وابن مردویہ نے متصل اسناد کے ساتھ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا لائی گئی میرے سامنے سیڑھی کہ ارواح بنی آدم کو آسمان پر لے جاتے ہیں اور کسی مخلوق نے اس سیڑھی سے بہتر نہیں دیکھا؟ کیا تو نہیں[1] دیکھتا مرنے کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا اس معراج یعنی سیڑھی

---

[1] اس مضمون کی مصدق احادیث شرح الصدور ص ۵۸ میں موجود ہیں۔

کو تعجب کے سبب انسان دیکھتا ہے) پس میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ اس سیڑھی آسمان کی طرف گیا۔ جبرائیل نے دروازہ آسمان کا کھلوایا کھولدیا وہاں جاکر ہمنے آدم علیہ السلام کو دیکھا کہ پیش کرتے تھے ان پر مومنوں کی ارواح کو ان کی اولاد سے فرماتے تھے ہر ایک پاک ارواح اور پاک نفس ہے انکو علیین میں رکھو۔ پھر فاجروں کی ارواح انکی اولاد سے پیش کی گئیں۔ فرماتے تھے ہر ایک روح خبیث اور نفس ناپاک ہے انکو سجین میں رکھو۔

۹۔ ابو نعیم اصفہانی نے متصل اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومنوں کی ارواح ساتویں آسمان میں ہوتی ہیں اور بہشت میں اپنے گھر دیکھتی ہیں۔ اس قدر مجھے مرفوع حدیثیں معلوم تھیں اور اخبار موقوفہ جو سلف کرام سے منقول ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ ابن ابی الدنیا نے متصل اسناد کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا زمین میں سب سے بری جگہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک جنگل ہے جسکو برہوت کہتے ہیں۔ اس جنگل میں کافروں کی ارواح کو رکھتے ہیں یہ جگہ حضر موت کے اطراف میں ہے۔

۱۔ روایت کیا بیہقی نے بعث ونشور میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب المناجات میں سعید بن مسیب سے کہ بیشک سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام نے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کی۔ پس ایک نے دوسرے سے کہا ہاں مومنوں کی روحیں تو بہشت میں ہیں۔ پس یہ جہاں چاہتے ہیں

Scanned with CamScanner

جاتے ہیں۔ اور بیہقی نے روایت کی اور طبرانی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۱۲۔ مروزی نے اسناد کے ساتھ کتاب جنائز میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا مومنوں کی ارواح جبریل علیہ السلام کے پاس اوپر لیجاتے ہیں پس کہا جاتا ہے تم قیامت تک انکے متولی رہو

۱۳۔ عبداللہ بن عمر سے اس طرح روایت کی ہے کہ فرمایا کافروں کی ارواح جمع کی جاتی ہیں برہوت میں جو حضر موت میں شور زمین میں ہے اور مومنوں کی ارواح جابیہ میں جمع کی جاتی ہیں جو کہ ایک مقام دمشق میں ہے۔

۱۴۔ اسناد کے ساتھ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں کعب احبار سے روایت کیا کہ کہا جنّت الماوی میں سبز پرندے ہیں۔ تمہاری روحیں ان میں پھرتی ہیں۔ بہشت میں جس جگہ چاہتی ہیں۔ اور آلِ فرعون کی سیاہ ارواح پرندوں میں صبح شام آگ میں ہوتی ہیں اور مومنوں کے بچے بہشت کی چڑیوں میں ہوتے ہیں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اسناد کے ساتھ وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ بیشک ساتویں آسمان میں ایک گھر اللہ کا بنایا ہوا ہے جسکو بیضا کہتے ہیں۔ مومنوں کی ارواح اس میں جمع ہوتی ہیں جب دنیا میں سے کوئی آتا ہے مومنوں کی ارواح پیشوائی کو آتی ہیں اور دنیا کی خبریں دریافت کرتی ہیں۔ جیسا کہ گھر والے اس سے

ع ارواح کی ملاقات کا سلسلہ تا حال جاری ہے شرح الصدور میں بے شمار واقعات درج ہیں اور آج بھی بعض حضرات کو اہل برزخ کی ملاقات ہوتی ہے بعض کو بیداری میں بعض کو خواب میں۔

دریافت کرتے ہیں۔ جو غائب ہو گیا ہو۔ اور ابن ابی الدنیا نے مالک ابن انس سے روایت کیا کہ فرمایا مجھ کو یہ پہنچا ہے کہ مومنوں کی ارواح بہشت میں چھوڑی گئیں پھرتی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں۔

جواب ۵

(اس امر کا کہ روحیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں یا نہیں) یہ ہے ارواح دیکھتی ہیں ایک دوسرے کو اور جمع ہوتی ہیں یہ امر مذکور ہے۔

۱۔ حدیث ابو ایوب انصاری میں جو طبرانی اور بیہقی میں مروی ہے اور ابن ابی الدنیا نے بواسطہ ابن لیلیٰ ام بشر کی حدیث روایت کی ہے کہ وہ جب بشر بن البراء کی وفات ہوئی اس کی والدہ بہت غمناک ہوئیں پس عرض کیا یا رسول اللہ ہمیشہ قبیلہ بنی سلمہ کے آدمی اگر مردے ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو انکی معرفت اپنے پسر کو سلام بھیجو جو فوت ہو گیا ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک مردے ایک دوسرے کی ملاقات کرتے اور پہچانتے ہیں جیسے کہ پرندے درختوں پہ پہچانتے ہیں۔ اسی لیے جب کوئی بنی سلمہ سے مرتا ام بشر کو آکر سلام کرتی اور کہتی اے فلاں میرا سلام میرے پسر بشر کو پہچانا[۱]

۲۔ امام احمد بن حنبل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسناد کے[۲]

---

[۱] یہ حدیث شرح الصدور صد ۵۹ میں موجود ہے۔

[۲] حدیث عبداللہ بن عمر شرح الصدور صد ۶۰ میں ہے۔ اس میں جمع (مومنین) کی جگہ تثنیہ (دو مومن) اور ایک مہینے کی جگہ ایک دن کی مسافت کا ذکر ہے۔

Scanned with CamScanner

ساتھ روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک مومنوں کی ارواح ایک پہینے کی راہ سے ملتی ہیں۔ حالانکہ ایک دوسرے کو ہرگز نہیں دیکھا ہوگا۔

۳۔ بزار نے صحیح سند کے ساتھ ابوہریرہ[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں پس مومنوں کی ارواح جو پہلے فوت ہوگئیں اسکے استقبال کو آتی ہیں۔ اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال دریافت کرتی ہیں اگر وہ کہے میں انکو چھوڑ کر آیا ہوں۔ خوش ہوتی ہیں اور جو کہے فلاں شخص پہلے مرگیا ہے کہتی ہیں اس کو ہمارے پاس نہیں لایا گیا۔

۴۔ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر سے روایت کیا کہ جب کوئی مردہ مرے روحیں اسکے استقبال کو آتی ہیں اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال دریافت کرتی ہیں جیسے آنے والے سے کرتے ہیں۔ فلاں شخص نے کیا کیا۔

۵۔ روایت ہے حسن[۲] سے فرمایا کہ سکرات موت کے وقت پانچسو فرشتے مومن کی روح قبض کرنے کو حاضر ہوتے ہیں اور اسکی روح کو لیکر آسمان پر لے جاتے ہیں۔ مومنوں کی ارواح جو پہلے فوت ہو چکی ہیں اس سے باتیں دریافت کرنے کو بطور پیشوائی کے آتی ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں جلدی نہ کرو بڑی محنت سے نکلا ہے کوئی اپنے بھائی اور کوئی دوست کا حال

لے

[۱] حدیث ابی ہریرہ کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ شرح الصدور ص ۶۰ میں موجود ہے۔ [۲] یہ روایت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے شرح الصدور میں موجود ہے

Scanned with CamScanner

دریافت کرتے ہیں۔

۶۔ روایت ہے سعید بن جبیر[1] سے جب کوئی مرتا ہے اس کا فرزند پیشوائی کو آتا ہے جیسے غائب کی پیشوائی کو۔

۷۔ ثابت بن بنانی[2] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک جب کوئی فوت ہو کر جدائی سے رنج پاتا ہے جب اسکے اقربا جو پہلے فوت ہو گئے اسکے پیشوائی کو آتے ہیں۔ زیادہ خوش ہو جاتا ہے جیسے مسافر گھر پہنچے۔

جواب ۶

(اس امر کا کہ شہید کو قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں) یہ ہے کہ شہید کو سوال نہیں ہوتا۔ علمار کی جماعت نے اسکی تصریح کردی ہے۔

۱۔ منجملہ انکے امام قرطبی ہیں۔ اور وہ استدلال لاتے ہیں صحیح مسلم کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ شہید کو قبر میں سوال ہوتا ہے فرمایا کافی ہے اس کی تلوار کی چمک جو اسکے سر پر پہنچی ہیں امام قرطبی نے کہا اسکے معنے یہ ہیں کہ سوال قبر اس لیے کیا جاتا ہے کہ مومن صادق منافق سے جدا ہو جاوے اور ثابت رہے اور شہید کی تلوار کے نیچے ہونا۔ اول دلیل ہے اس کے ایمان کی راستی کی۔ اگر خلل ہوتا تو کافروں کے پاس چلا جاتا۔

---

[1] حدیث سعید بن جبیر شرح الصدور میں ہے۔

[2] یہ حدیث ثابت شرح الصدور میں ہے۔

Scanned with CamScanner

جواب

(اس امر کا کہ بچوں کو قبر کا سوال ہے یا نہیں) اس مسئلہ میں دو قول ہیں حنبلیوں کے نزدیک ہے ابونعیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے اور امام نووی کا قول روضہ اور شرح مہذب میں لکھا ہے اور امام نووی کا قول روضہ اور شرح مہذب میں یہ ہے کہ تلقین دفن کے بعد بالغوں کے ساتھ خاص ہے۔ بچوں کو تلقین نہیں اس سے معلوم ہوا کہ امام نووی کے نزدیک بچوں کے لیے سوال قبر نہیں۔

اضافہ اویسی غفرلہ:۔ امام سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ وہ شخصیت ہے جن میں بیداری میں درجنوں بار حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے ہی انہیں شیخ الحدیث کے لقب سے نوازا۔ (انوار الباری شرح بخاری)

سینکڑوں اسلامی کتابوں کے مصنف ہیں نوی صدی کے مجدد ہیں آپ کی تصانیف سے علمائے اسلام استفادہ کر کے اسلام کی اشاعت فرما رہے ہیں آپکی تحقیق ہدایت کا سرچشمہ ہے جو اسے گمراہی سمجھے وہ خود گمراہ ہے انکی تحقیق کے بعد مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں لیکن منکرین سماع موتیٰ کا طریقہ ہے کہ وہ کس کی سنتے اور قرآن و احادیث اپنی مرضی کے مطابق بیان کر کے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں فقیر اس اضافہ میں انکے غلط استدلالات کی تردید عرض کرتا ہے (بیدہ التوفیق والہدیۃ)

آیت انک لا تُسمِعُ المَوتیٰ - کے جوابات

یہ آیت ایک نہیں متعدد آیات ہیں وہ یہ ہیں.

۱- وما انت بمسمع مَنْ فی القبور - اور تم نہیں سنانے والے جو قبروں میں پڑے ہیں.

۲- فانك لا تسمع الموتی، بیشک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے.

۳- ان تسمع الامن یؤمن بآیاتنا فھم مسلمون (پ۲۱ الروم نمبر ۵۳) تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیات پر ایمان لاتے تو وہ گردن رکھے ہوتے ہیں.

آیات کا مقصد یہ ہے کہ جب توحید پر مسکت دلائل کفار کے سامنے پیش کئے گئے انہیں بار بار دل نشین انداز سے دعوت حق دی گئی انکے باوجود یہ کفر پر اڑے رہے. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکے اس طرز عمل سے اے محبوب آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں - ان کے دل مر چکے ہیں - انکے کانوں سے حق سننے کی طاقت سلب ہو گئی ہے آپ نے اپنا فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں ذرا کوتاہی نہیں کی.

Scanned with CamScanner

اگر یہ کفر اور گمراہی کے اندھیروں سے باہر نہیں نکلنا چاہتے تو انکی قسمت۔

منکرین سماع موتی دلائل اور انکا رد

سماع موتی کے منکرین استدلال کے طور پر یہ آیات پیش کرتے ہیں اسکا اجمالی جواب یہ ہے کہ سنانے کی نفی ہے سننے کی نہیں کیونکہ سنانا صرف اور صرف اللہ تعالی کا کام ہے

(جواب۲) الموتی (مردے) سے حقیقی معنی مراد نہیں مجازاً کفار مراد ہیں جیسے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ میں حقیقی معنی مراد نہیں مجازاً کفار مراد ہیں ایسے اسماع (سنانا) سے مراد ہدایت پر لانا مراد ہے نہ کہ عرفی معنی (سنانا) جیساکہ آیات میں صاف اور واضح ہے مثلاً اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْن۔ جب وہ پیٹھ دیکر پھریں اسمیں اسماع کی نفی کے بعد پیٹھ پھیرنے کی تصریح ہے اس سے ہمارا سوال ہے کہ کیا مُردے کہاں پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں بلکہ کافروں کا تھا جس سے ثابت ہوا کہ یہاں اسماع اور الموتی دونوں سے مجازی معنی مراد ہے اور اسی آیت کی بعد والی آیت میں تصریح ہے۔ ان تسمع الا من یومن الخ اور تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیات پر ایمان لائے الخ اس تصریح سے ثابت ہوا کہ اسماع سے مراد راہ راست پر لانا اور الموتی سے کفار مراد ہیں۔

موت کیا ہے

اہلسنت علماء لکھتے ہیں کہ موت عدم محض اور فنا مطلق کا نام نہیں کہ انسان مرے تو بالکل نیست و نابود ہو کر رہ جائے بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو جانے کو موت کہتے ہیں۔

اِنَّ الموتَ لَیْسَ بعدم محض و انما ھو انتقال من حال الیٰ حالٍ۔ بیشک موت عدم محض (مٹ جانا) نہیں بلکہ ایک حالت سے

دوسرے حال میں منتقل ہوتا ہے۔ (کتاب الروح ص۴۳)

قرآن اللہ تعالیٰ نے شہداء کے متعلق فرمایا ہے۔ احیاء عند ربھم یرزقون فرحین مستبشرین یعنی وہ مجاہدین جن کو کفار قتل کر دیتے ہیں تو پھر بھی وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے بڑے خوش اور مسرور رہتے ہیں جب ظاہری طور پر موت طاری ہونے کے باوجود شہداء کا یہ حال ہے تو صدیقین اور انبیاء جنکا رتبہ شہداء سے بدرجہا اعلیٰ اور ارفع ہے انکی کیا کیفیت ہوگی۔

۲۔ حیاۃ الانبیاء سے بھی سماع موتیٰ پر ہمارا استدلال ہے۔ اور حیاۃ الانبیاء پر دلائل واضح ہیں انہیں چند یہ ہیں۔

۱۔ شب معراج بیت المقدس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات انبیاء کرام کے ساتھ ہوئی۔

۲۔ اسی سفر معراج میں مختلف آسمانوں پر مختلف انبیاء سے ملاقات ہوئی۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تو بار بار ملاقات اور نمازوں کی تعداد پچاس سے گھٹا کر پانچ کروانے کا واقعہ مشہور ہے جو مخالفین کو بھی مسلّم ہے۔

گھر کی گواہی مخالفین کے امام ابن القیم نے لکھا کہ یحصل من جملتہ القطع بان موت الانبیاء انما ھو راجع الی ان غیبتوا عنا بحیث لا ندرکھم و ان کانوا موجود احیاء۔ (کتاب الروح ص۴۳)

فائدہ:۔ یہ مذکورہ دلائل اور انکے علاوہ اور دلائل بھی ہیں جن سے یہ امر قطعی

Scanned with CamScanner

طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ انبیاء کرام کی موت کا فقط یہ مطلب ہے کہ وہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئے ہیں۔ ہم انکو نہیں پا سکتے حالانکہ وہ زندہ موجود ہیں۔

موت کے بعد روح کا جسم سے تعلق

اہلسنت کے نزدیک موت کے بعد روح کا جسم سے تعلق رہتا ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ جسم کے ساتھ روح کے تعلق کی پانچ حالتیں ہیں ہر حالت پر مختلف احکام مترتب ہوتے ہیں۔

۱۔ شکمِ مادر میں جب جسم میں روح پھونکی جاتی ہے۔

۲۔ جب انسان اس جہان میں قدم رکھتا ہے۔

۳۔ حالتِ خواب میں

۴۔ عالمِ برزخ میں اگرچہ روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے لیکن یہ جدائی کلیتہً نہیں ہوتی بلکہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ کسی نہ کسی طرح باقی رہتا ہے۔

تعلقها به في البرزخ فانّها و ان فارقته وَ تجرّدتْ عنهُ فَاِنّها لَمْ تُفَارِقْهُ فِراقًا کلیًّا بحَیْثُ لَا یَبْقیٰ لَهَا التفات الیه البتہ۔

اور اسی تعلق کی وجہ سے وہ اپنے زائر کے سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کا اسے علم ہوتا ہے۔ کتاب الروح لابن القیم اور شرح الصدور للسیوطی میں تفصیل پڑھئے۔

۵۔ قبروں سے جی اٹھنے کے بعد روح کا تعلق جسم سے اس تعلق کے متعلق ابن القیم نے لکھا کہ فهو اکمل انواع التعلق اِذْ هُو تعلق لا یقبل البدن بمعه مَوتًا وَلا نوما ولا فسادًا

یعنی روح کا جسم کے ساتھ یہ تعلق تمام تعلقات سے اکمل ہے کیونکہ اس کے بعد جسم کو نہ موت آتی ہے نہ نیند آتی ہے اور نہ اسکے عناصر میں فساد رونما ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ موت کے بعد حشر تک روح کا مقر اور مقام کہاں ہے۔ اس کے متعلق مخالفین تو کہتے ہیں کہ موت کے بعد روح بھی عدم محض ہو جاتی ہے جسم کی دوسری صفات علم۔ قوت۔ وغیرہ کی طرح روح (حیاۃ) بھی اسکی ایک صفت ہے جسم کے فنا ہو جانے سے جسطرح دوسری صفات فنا ہو جاتی ہیں اسی طرح روح بھی فنا ہو جاتی ہے لیکن یہ قول سراسر باطل ہے۔ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ کے علاوہ دلیل عقلیہ بھی اسکی تردید کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ٥

اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ اور میری جنت میں آ۔

فائدہ:۔ یہاں خطاب روح مطمئنہ کو ہو رہا ہے اور اس وقت ہو رہا ہے جب وہ جسم سے الگ ہوتی ہے اگر روح کا اپنا مستقل وجود نہ ہوتا تو پھر اس سے خطاب کیسے کیا جاتا۔ احادیث کثیرہ سے بھی یہ ثابت ہے کہ روح کا اپنا مستقل وجود ہے۔

وَهُوَ قَوْلٌ لَمْ يقل بِهِ اَحَدٌ مِنَ سَلَفِ الْاُمَّةِ وَلَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابعين وَلَا اَئِمَّةِ الاسلام۔ (ابن قیم) یعنی یہ ایسا قول ہے جسے نہ سلف صالحین میں سے

کسی نے تسلیم کیا ہے نہ صحابہ، تابعین اور ائمہ اسلام کا یہ خیال ہے۔

۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس بارے میں کہ مومنین کی ارواح برزخ میں ہیں اور جدھر چاہتی ہیں جاتی ہیں اِنَّ اَرْوَاحَ المؤمنینَ فِی برزخ من الارض تذهب حیث شائت فهذا مروی عن سلیمان الفارسی والبرزخ هو الحاجز بین الشیئین و کان سلمان اراد بها فی ارضٍ بین الدنیا والآخرة مرسلة هناك تذهب حیث شاءت (کتاب الروح لابن القیم)

تحقیق البرزخ

اہل لغت نے فرمایا کہ اصلہ الحاجز بین الشیئین۔ دو چیزوں کے درمیان جو چیز حائل ہو اسکو برزخ کہا جاتا ہے یہاں برزخ سے مراد دنیا اور آخرت کا درمیانی جہان ہے۔ فالبرزخ هنا ما بین الدُّنیا والآخرة۔

فائدہ:۔ اس درمیانی جہان کا انکار معتزلہ کو تھا اب انکی پیروی میں منکرین حدیث اور دیگر گمراہ فرقے منکر ہیں وہابیہ اصولی طور پر اسی عقیدہ کی تائید کر رہے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں عالم برزخ ثابت ہے۔

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنت کے نزدیک ارواح زندہ ہیں اور وہ عالم برزخ میں ہے اسے جسم سے بھی رابطہ ہے اور وہ کہاں ہیں اس میں اقوال ہیں۔

۱۔ مومنین کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں جانب ہیں اور

کفار کی روحیں آپکی بائیں جانب۔

۲۔ ابو محمد بن ابی حزم کا قول یہ ہے کہ اجسام کے پیدا کرنے سے پہلے روح جہاں تھی موت کے بعد لوٹ کر پھر وہاں ہی چلی جاتی ہے
ان مستقرها حیث کانت قبل خلق احسادها

۳۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ مومنین کی روحیں اللہ تعالےٰ کے پاس ہوتی ہیں اس سے زیادہ ان لوگوں نے مزید کہنے کی جرارت نہیں کی اور جتنا کچھ قرآن میں ہے ادب واحترام کے تقاضے کے پیش نظر اتنا کہنے پر ہی توقف کرتے ہیں ارواح المومنین عند اللّٰه و لم یزد علی ذالك فانه تأدب مع لفظ القرآن حیث یقول اللّٰه عزوجل بل احیاء عند ربّهم یرزقون۔

۴۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ ارواح اپنے مزارات کے اوپر ہوتی ہیں۔
الارواح علی افنیة قبورها۔

۵۔ اہل ایمان کی روحیں اگر کوئی گناہ کبیرہ یا قرض رکاوٹ نہ بنے تو وہ جنت میں ہوتی ہیں۔ لیکن اپنے جسد خاکی پر انکی توجہ اس طرح ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص ان کے مزارات پر حاضر ہو تو اسے دیکھتے ہیں اور اگر کوئی سلام کہے تو اسکا جواب دیتے ہیں اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لیے کہ روح اگر جنت میں اعلیٰ علیین میں ہو تو اپنی قبر پر آنے والے کو اتنی دور سے کس طرح پہچانتی ہے۔ اور کس طرح اسکا سلام سنتی ہے اور کیونکر اسکا جواب دیتی ہے۔

فائدہ:۔ مخالفین کا امام ابن القیم منکرین کو تنبیہ کرتا ہے کہ۔ لا یضیق

عطنك عن كون الروح في الملأ الاعلى
تسرح في الجنة حيث شاءت و تسمع
سلام المسلم عليها عند قبرها و تدنو حتى
ترد عليه السلام و للروح شان آخر غير
شان البدن (كتاب الروح ص ۱۶۶)

تو اس چیز کو تسلیم کرنے سے تنگ دل نہ ہو کہ روح جب ملأ اعلیٰ میں ہے اور جنت میں سیر و سیاحت میں مصروف ہے تو وہ کس طرح اپنی قبر پر آنے والے کا سلام سنتی ہے پھر کس طرح نزدیک ہو کر اس سلام کرنے والے کو جواب دیتی ہے کیونکہ روح کی شان اور ہے اور جسم کی شان اور ابن القیم نے بڑی شرح و بسط سے ثابت کیا ہے کہ روح کے لیے یہ بعد مکانی اور یہ مسافت کی دوریاں کوئی معنی نہیں رکھتیں وہ ایک لمحہ میں ملأ اعلیٰ سے زمین پر اور زمین سے اعلیٰ علیین پر آجا سکتی ہے وہ لوگ سخت دھوکہ میں ہیں جو روح کو جسم کی طرح ان مسافتوں کے طے کرنے سے قاصر سمجھتے ہیں۔ ابن القیم نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے مزار کے پاس سے گزرے تو انہیں اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا اور جب حضور کا مرکب افلاک کی بے پایاں رفعتوں کو سمند ہمت سے روندتا ہوا چھٹے آسمان تک پہنچا تو وہاں پھر موسیٰ علیہ السلام کو اپنا منتظر پایا۔ جبرئیل علیہ السلام ایک لمحہ پہلے آسمان کی بلندیوں پر کشاں نظر آتے تو دوسرے لمحے بارگاہِ رسالت میں دست بستہ بیٹھے ہوئے حاضر دکھائی دیتے لیکن ان امور کو ہر آدمی تسلیم نہیں کرتا صرف انہیں سعید روحوں کو یہ استعداد بخشی جاتی ہے جو ان حقائق کو سمجھتے بھی ہیں۔ تسلیم بھی کرتے ہیں اور ان پر یقین بھی رکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اسکے بعد ابن القیم نے ایک مستقل فصل تحریر کی ہے جس میں اس نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ تمام ارواح کی حالت یکساں نہیں ہوتی بلکہ قوت اور ضعف کبر اور صغر کے اعتبار سے ہر ایک کا درجہ الگ الگ ہوتا ہے۔ عظیم اور کبیر ارواح کا مقام اتنا بلند ہے جسکو ان سے کم درجہ والی روحیں نہیں پا سکتیں روحوں کے درمیان یہ تفاوت ہم اس مادی جہاں میں بھی مشاہدہ کرتے رہتے ہیں اور جب روح جسمانی علائق اور مادی پابندیوں سے رستگاری حاصل کر لیتی ہے تو اسے تصرف، قوت، ہمت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں جو مقام نصیب ہوتا ہے وہ ان روحوں کو نصیب نہیں ہوتا جو جسم کے اس قفس میں قید ہیں۔ اور ان کو دنیا کی زنجیر نے جکڑ رکھا ہے عظیم روحیں جب قفس عنصری کو توڑ کر آزاد ہوتی ہیں انکی شان اور علو ہمتی کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا اور ان سے ایسے ایسے کارہائے نمایاں ظہور پذیر ہوتے ہیں جنکا تصور کرنا بھی ہمارے بس کی بات نہیں بارہا لوگوں نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ حضور کے ساتھ ابو بکر صدیق اور فاروق اعظم بھی ہیں اور انہوں نے کفار و مشرکین کے جرار لشکروں کو شکست فاش دی۔ اور انکو مغلوب و مقہور کر دیا۔ حالانکہ مسلمانوں کی فوج ہر لحاظ سے کمزور تھی۔

وَكَمْ رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فِي النَّوْمِ قَدْ هَزَمَتْ أَرْوَاحُهُمْ عَسَاكِرَ الْكُفْرِ وَالظُّلْمِ فَإِذَا بِجُيُوشِهِمْ مَغْلُوبَةٌ مَكْسُورَةٌ مَعَ كَثْرَةِ عَدَدِهِمْ وَعُدَدِهِمْ وَضُعْفِ الْمُسْلِمِينَ وَقِلَّتِهِمْ۔ کئی بار خواب میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (کتاب الروح ص ۱۲۷)

دیکھا گیا ہے آپکے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں انکی ارواح نے کفار کے لشکر اور ظالموں کو شکست دی انکے لشکر مغلوب ہوئے باوجود انکی کثرت اور مسلمانوں کی قلت کے۔

سوال: ان متعدد اقوال میں سے تمہارے نزدیک راجح قول کونسا ہے جسکے مطابق اعتقاد رکھا جائے۔

جواب:۔ ساری روحیں یکساں نہیں ان میں بڑا تفاوت ہے اور اسی تفاوت کی وجہ سے انکی منزلیں جدا جدا ہیں اور احادیث میں روحوں کی مختلف ٹھکانوں کا ذکر ہے ان میں تضاد نہیں ہے بلکہ مختلف ارواح کے مختلف مقامات ذکر کیے گئے ہیں۔

اس بحث کو سمیٹنے سے پہلے علامہ مذکور لکھتے ہیں کہ روح اور بدن کے احکام اور حالات مختلف ہیں روح جنت میں ہونے کے باوجود اپنی قبر سے اور اسمیں مدفون اپنے بدن سے اتصال رکھتی ہے اور اوپر جانے اور نیچے اترنے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے میں اسکی سرعت رفتار کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اسکی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ آزاد روحیں

۲۔ مقید روحیں

۳۔ علوی روحیں

۴۔ سفلی روحیں

وَ اِنَّ لَهَا شَأناً غَيْرَ شَأنِ الْبَدَنِ وَ اَنَّهَا مَعَ كَوْنِهَا فِي الْجَنَّةِ فَهِيَ فِي السَّمَاءِ

وَتَتَّصِلُ بِفِنَاءِ الْقَبْرِ وَ بِالْبَدَنِ فِيْهِ وَهِيَ اَسْرَعُ شَيْئٍ حَرَكَةً وَ اِنْتِقَالاً وَ صُعُوْداً وَ هُبُوْطاً وَ اِنَّهَا تَنْقَسِمُ اِلٰى مُرْسَلَةٍ وَمَحْبُوْسَةٍ وَ عُلْوِيَّةٍ وَ سِفْلِيَّةٍ۔ (کتاب الروح ص ۱۴۴)

احادیث مبارکہ

احادیث صحیحہ کثیرہ سے یہ ثابت ہے کہ صاحب مزار اپنے زائر کو پہچانتا ہے اور اسکی آواز کو سنتا ہے۔ کثرت احادیث ہم نے رسالہ سماع موتیٰ میں بیان کی ہیں۔ ان میں سے چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ اَخْرَجَ الشیخان وغیرھما من طریق قتادۃ عن انس قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ و تولی عنہ اصحابہ انہ یسمع قرع نعالھم۔

ترجمہ: امام بخاری، امام مسلم اور دیگر محدثین نے حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کو اسکی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے دوست دفن کرنے کے بعد واپس لوٹتے ہیں تو وہ انکے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

۲۔ اخرج ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم والبیھقی فی حدیث ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (کتاب الروح ص ۱۲۷)
دیکھا گیا ہے آپکے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں انکی ارواح
نے کفار کے لشکر اور ظالموں کو شکست دی انکے لشکر مغلوب ہوئے باوجود انکی
کثرت اور مسلمانوں کی قلت کے۔

سوال: ان متعدد اقوال میں سے تمہارے نزدیک راجح قول کونسا ہے
جسکے مطابق اعتقاد رکھا جائے۔

جواب: ساری روحیں یکساں نہیں ان میں بڑا تفاوت ہے اور اسی تفاوت
کی وجہ سے انکی منزلیں جدا جدا ہیں اور احادیث میں روحوں کی مختلف
ٹھکانوں کا ذکر ہے ان میں تضاد نہیں ہے بلکہ مختلف ارواح کے مختلف
مقامات ذکر کیے گئے ہیں۔

اس بحث کو سمیٹنے سے پہلے علامہ مذکور لکھتے ہیں کہ روح اور بدن
کے احکام اور حالات مختلف ہیں روح جنت میں ہونے کے باوجود اپنی قبر سے
اور اسمیں مدفون اپنے بدن سے اتصال رکھتی ہے اور اوپر جانے اور
نیچے اترنے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے میں اسکی سرعت رفتار کا
اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور اسکی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ آزاد روحیں
۲۔ مقید روحیں
۳۔ علوی روحیں
۴۔ سفلی روحیں

وَ اِنَّ لَهَا شَأنًا غَيْرَ شَأنِ الْبَدَنِ وَ اَنَّهَا
مَعَ كَوْنِهَا فِي الْجَنَّةِ فَهِيَ فِي السَّمَاءِ

وَتَتَّصِلُ بِفَنَاءِ الْقَبْرِ وَ بِالْبَدْنِ فِیْهِ وَهِیَ اَسْرَعُ شَیْئٍ حَرْکَۃً وَ اِنْتِقَالاً وَ صَعُوْداً وَ هُبُوْطًا وَ اِنَّهَا تَنْقَسِمُ اِلٰی مُرْسَلَةٍ وَمَحْبُوْسَةٍ وَ عُلْوِیَّةٍ وَ سِفْلِیَّةٍ۔ (کتاب الروح صـ ۱۴۴)

احادیث مبارکہ احادیث صحیحہ کثیرہ سے یہ ثابت ہے کہ صاحب مزار اپنے زائر کو پہچانتا ہے اور اسکی آواز کو سنتا ہے۔ کثرت احادیث ہم نے رسالہ سماع موتیٰ میں بیان کی ہیں۔ ان میں سے چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ اخرج الشیخان وغیرها من طریق قتادۃ عن انس قال قال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ و تولی عنہ اصحابہ انہ یسمع قرع نعالھم۔

ترجمہ: امام بخاری، امام مسلم اور دیگر محدثین نے حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کو اسکی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے دوست دفن کرنے کے بعد واپس لوٹتے ہیں تو وہ انکے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

۲۔ اخرج ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم والبیھقی فی حدیث ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ

ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ یسمع
خفق نعالھم حین یولون عنہ۔

ترجمہ:۔ ابن ابی شیبہ، طبرانی، ابوحیان، حاکم اور بیہقی ایسے جلیل القدر محدثین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جب میت کو اسکی قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اسے دفن کر کے واپس لوٹنے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔

۳۔ اَخْرَجَ ابْنُ ابی دُنْیَا فِیْ کِتَابِ الْقُبُوْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَاخِیْہِ وَ یَجْلِسُ عِنْدَہٗ اِلَّا اِسْتَاْنَس وَرَدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کے لیے جاتا ہے اور اسکے پاس بیٹھتا ہے تو صاحب مزار کو اس سے بڑی راحت ہوتی ہے اور وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَعَرِفَہٗ وَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔ (البیہقی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے جاننے والے کی قبر پر آتا ہے اور اُس سے سلام کہتا ہے تو صاحب مزار اسکے سلام کا جواب بھی دیتا ہے اور اسے پہچانتا بھی ہے اور اگر کسی ایسے شخص کے مزار پر آتا ہے جس سے جان پہچان نہیں تھی۔ اور اسے سلام کہتا ہے تو قبر والا اسکے سلام کا جواب دیتا ہے۔

ابن القیم کا بیان

ابن القیم سماع موتی کے منکرین کے شیخ منکرین کے امام ابن القیم کا بیان الاسلام ابن تیمیہ کا دست راست ہے وہ سماع موتی پر اجماع بتایا ہے اور لکھتا ہے کہ سماع موتی متواتر آثار سے ثابت ہے چنانچہ کتاب الروح میں لکھا ہے کہ۔

وَالسَّلَفُ یُجْمِعُونَ عَلٰی ھٰذا وَقَدْ تواترت الآثار عَنْھُمْ بِاَنَّ المیّتَ یَعْرِفُ زِیَارَۃَ الحَیِّ لَہٗ و یَسْتبشرُ بِہٖ۔

یعنی سلف صالحین کا سماع موتی پر اجماع اور اتفاق ہے ان سے درجہ تواتر تک ایسی روایات مروی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ میت کی زیارت کے لیے جب کوئی شخص آتا ہے تو میت کو اسکی آمد کا علم بھی ہوتا ہے اور اس سے اسے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔

دیوبند کے شیخ عثمانی نے فتح شرح صحیح مسلم میں اس مسئلہ سماع موتی پر متعدد احادیث اور اقوال علماء سے ثابت کرنے کے بعد لکھا ہے۔

وَالَّذِی تَحْصُلُ لَنَا مِنْ مجموعِ النّصوص

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ سِمَاعَ الْمَوْتٰی ثَابِتٌ فِی الْجُمْلَةِ بِالْاَحَادِیْثِ الْکَثِیْرَةِ وَالصَّحِیْحَةِ۔

یعنی ان متعدد روایات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صحیح اور کثیر التعداد احادیث سے سماع موتیٰ کا مسئلہ ثابت ہے۔ واللہ اعلم

فائدہ: یہ ثابت کرنے کے بعد کہ میت سنتا ہے عثمانی نے ان آیات کا مفہوم واضح کیا ہے جن سے بظاہر سماع موتیٰ کی نفی سمجھی جاتی ہے۔ وہ مولانا محمد قاسم صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ افعال کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ افعال عادیہ: یعنی جنکا وقوع عادت کے مطابق اسباب و علل کے پائے جانے سے ہوتا ہے مثلاً کسی نے کسی پر بندوق سے فائر کیا اور وہ مرگیا ایسے افعال کی نسبت اس بندوق چلانے والے کی طرف کی جاتی ہے۔

۲۔ افعال غیر عادیہ: جو ظاہری اسباب و علل کے پائے جانے کے بغیر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے کنکریوں کی مٹھی پھینکی اور ایک لشکر جرار کو شکست دیدی ایسے افعال کی نسبت اس ظاہری فاعل کی طرف نہیں کی جاتی بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔ جیسے مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

یہاں بھی میت زیر زمین دفن ہے اسکے اوپر منوں مٹی کا انبار لگا ہے نہ وہاں ہوا کا گذر ہے اور نہ روشنی کا۔ آواز کو کسی حد تک پہنچانے کے لیے ظاہری سبب ہوا ہے جو یہاں قطعاً مفقود ہے اس لیے میت اگر سنتا ہے تو اسکو سنانے والا وہ زائر نہیں۔ کیونکہ ہوا کے فقدان کے باوجود آواز کو سنا دینا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں۔

چنانچہ ان آیات میں اس بات کی نفی کی گئی کہ میت نہیں سنتا بلکہ اسکی نفی کی گئی ہے کہ تم نہیں سنا سکتے۔

مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ من فِی الْقُبُوْرِ۔ (تو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں)

اس سے یہ تو ہرگز ثابت نہیں کہ جسے تم نہیں سنا سکتے کیا اسے خداوند عالم بھی نہیں سنا سکتا۔ اسکی قدرت اسباب اور علل کی محتاج نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیوبند کے امام العصر اور شیخ الحدیث مولوی انور شاہ نے فیض الباری شرح بخاری میں لکھا۔ وَ لَهٗ جَوَابٌ آخر وَ هُوَ انّ المنفی فِی الآیۃِ هُوَ الاِسْمَاعُ دُوْنَ السَّمَاعِ (فیض الباری جلد دوم ص۴۷)

پھر اسی کتاب کی اسی جلد کے صفحہ ۴۶۷ پر اپنا عقیدہ تحریر کیا ہیں۔

اقول:۔ وَالاَحَادِیث فی سَمعِ الاَمواتِ قَدْ بَلَغَتْ مَبْلَغَ التواتر و فِی حَدِیْثٍ صححہٗ اَبُو عمر و اِنّ احدًا اِذَا مسلّمَ علی المیّت فَاِنّہٗ یردّ عَلَیْہِ و یعرفہٗ ان کان یَعْرِفُہٗ فِی الدُّنیا۔

ترجمہ:۔ میں (انور شاہ) کہتا ہوں کہ سماع موتی کے ثبوت کے لیے اتنی احادیث ہیں جو درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ جب کوئی شخص میت کو سلام دیتا ہے تو وہ اسکا جواب دیتا ہے اور اگر صاحب مزار اسکو دنیا میں پہچانتا ہے تو اب بھی وہ اسکو پہچان لیتا ہے۔

قاعدہ:۔ محض عدم نفع کی وجہ سے کفار کو مردہ کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ برزخ میں مردہ دنیوی منافع حاصل نہیں کرتا اور نہ وہ اس عالم سے منافع کا فرزمند

Scanned with CamScanner

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ سِمَاعَ الْمَوْتٰی ثَابِتٌ فِی الْجُمْلَةِ بِالْاَحَادِیْثِ الْکَثِیْرَةِ وَالصَّحِیْحَةِ۔

یعنی ان متعدد روایات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صحیح اور کثیر التعداد احادیث سے سماع موتیٰ کا مسئلہ ثابت ہے۔ واللہ اعلم

فائدہ: یہ ثابت کرنے کے بعد کہ میت سنتا ہے عثمانی نے ان آیات کا مفہوم واضح کیا ہے جن سے بظاہر سماع موتیٰ کی نفی سمجھی جاتی ہے۔ وہ مولانا محمد قاسم صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ افعال کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ افعال عادیہ: یعنی جنکا وقوع عادت کے مطابق اسباب و علل کے پائے جانے سے ہوتا ہے مثلاً کسی نے کسی پر بندوق سے فائر کیا اور وہ مر گیا ایسے افعال کی نسبت اس بندوق چلانے والے کی طرف کی جاتی ہے۔

۲۔ افعال غیر عادیہ: جو ظاہری اسباب و علل کے پائے جانے کے بغیر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے کنکریوں کی مٹھی پھینکی اور ایک لشکر جرار کو شکست دیدی ایسے افعال کی نسبت اس ظاہری فاعل کی طرف نہیں کی جاتی بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔ جیسے مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

یہاں بھی میت زیر زمین دفن ہے اسکے اوپر منوں مٹی کا انبار لگا ہے نہ وہاں ہوا کا گذر ہے اور نہ روشنی کا۔ آواز کو کسی حد تک پہنچانے کے لیے ظاہری سبب ہوا ہے جو یہاں قطعاً مفقود ہے اس لیے میت اگر سنتا ہے تو اسکو سنانے والا وہ زائر نہیں۔ کیونکہ ہوا کے فقدان کے باوجود آواز کو سنا دینا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں۔

Scanned with CamScanner

چنانچہ ان آیات میں اس بات کی نفی کی گئی کہ میت نہیں سنتا بلکہ اسکی نفی کی گئی ہے کہ تم نہیں سنا سکتے۔

مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ من فِی الْقُبُوْرِ۔ (تو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں)

اس سے یہ تو ہرگز ثابت نہیں کہ جسے تم نہیں سنا سکتے کیا اسے خداوند عالم بھی نہیں سنا سکتا۔ اسکی قدرت اسباب اور علل کی محتاج نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیوبند کے امام العصر اور شیخ الحدیث مولوی انور شاہ نے فیض الباری شرح بخاری میں لکھا۔ وَلَهٗ جَوَابٌ آخر وھُوَ انّ المنفی فِی الآیۃِ ھُوَ الاِسْمَاعُ دُوْنَ السّمَاعِ (فیض الباری جلد دوم ص۴۷)

پھر اسی کتاب کی اسی جلد کے صفحہ ۴۶۷ پر اپنا عقیدہ تحریر کیا ہیں۔

اقول:۔ وَالاَحادِیث فی سَمع الاَمواتِ قَدْ بَلَغَتْ مَبْلَغَ التواتر وفِی حَدِیْثٍ صحّحَہُ اَبُوْ عمر و اِنَّ احَدًا اِذا مسلّمہ علی المیت فَاِنَّہٗ یردّ عَلَیْہِ و یعرفہٗ ان کان یَعْرِفُہٗ فِی الدُّنیا۔

ترجمہ:۔ میں (انور شاہ) کہتا ہوں کہ سماع موتی کے ثبوت کے لیے اتنی احادیث ہیں جو درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ جب کوئی شخص میت کو سلام دیتا ہے تو وہ اسکا جواب دیتا ہے اور اگر صاحب مزار اسکو دنیا میں پہچانتا ہے تو اب بھی وہ اسکو پہچان لیتا ہے۔

قاعدہ:۔ محض عدم نفع کی وجہ سے کفار کو مردہ کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ برزخ میں مردہ دنیوی منافع حاصل نہیں کرتا اور نہ وہ اس عالم سے منافع کا فرزمند

ہے جیسا کہ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ آیات میں مطلق سماع کی نفی نہیں بلکہ ایسے سماع کی نفی ہے جو مفید اور نفع رساں ہو۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سماعُ موتیٰ کلامُ الخلق قاطبۃ — قد صح فیھا لنا الآثارِ بالکتب
و آیۃ النفی معناھا سماع ھدی — لا یسمعونَ ولا یصغون لِلادَب

ترجمہ:۔ میت کا لوگوں کے کلام کو سننا صحیح دلائل سے ثابت ہے اور جن آیات میں سنانے کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد ایسا سنانا ہے جو ہدایت کا باعث ہو اور نفع رساں ہو۔

واقعہ جنگ بدر اس جنگ میں جب بڑے بڑے مشرکین مکہ ہلاک ہوئے تو ابوجہل، عتبہ، وغیرہما کی لاشیں ایک گڑھے میں پھینک دی گئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف لائے اور ایک ایک کا نام لیکر فرمایا۔

یا فلان بن فلان، یا فلان بن فلان ھَلْ وَجَدْتُمْ مَا وعدکُم ربکم حَقاً فَاِنِّی وجدت مَا وَعَدَنِی رَبِّی حَقاً۔

اے فلاں فرزند فلاں۔ اے فلاں پسر فلاں! ذلت اور عذاب کا جو وعدہ تمہارے ربّ نے تم سے کیا تھا اسکو تم نے سچ پا لیا۔ بیشک میرے ربّ نے نصرت و کامرانی کا جو وعدہ میرے ساتھ فرمایا تھا۔ میں نے تو اسے سچا پا لیا۔

قَالَ لَہٗ عُمَرُ یا رَسُوْلَ اللہ اما تخاطبُ من اقوامٍ قد جیفوا۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو خطاب فرما رہے ہیں جو بے جان لاشے ہیں۔

فقال وَالَّذِین بعثنی بِالْحَقِّ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ وَلٰکِنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ جَوَابًا۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اسکی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری بات تم ان سے زیادہ نہیں سُن رہے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہوا کہ مسلمان تو مسلمان کفار و مشرکین مردے بھی سنتے ہیں۔

ازالہ وہم سماع موتی کے منکرین نے اس حدیث کے جواب میں کہا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اس لیے یہ حدیث اس مسئلہ کی دلیل نہیں بن سکتی۔ حافظ ابن حجر رح لکھتے ہیں کہ جمہور محدثین نے حضرت صدیقہ کی اس تاویل کو قبول نہیں کیا بلکہ حضرت ابن عمر کی روایت کو قبول کیا ہے کیونکہ اسے بہت سے صحابہ کی تائید حاصل ہے جو خود اس موقع پر بارگاہ رسالت میں حاضر تھے اور حضرت صدیقہ وہاں موجود نہ تھیں۔ نیز ام المومنین نے سماع موتی کی نفی پر اس آیت سے (انک لا تسمع الموتیٰ) جو استدلال کیا ہے اسکا جواب جمہور محدثین نے بایں الفاظ دیا ہے۔

اَمَّا اِسْتِدْلَالُھَا بِقَوْلِہٖ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتیٰ فَقَالُوْا مَعْنَاھَا لَا تُسْمِعُھُمْ

سِمَاعًا يَنْفَعُهُمْ اَوْ لَا تُسْمِعُهُمْ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ۔

یعنی تم انکو کوئی ایسی بات نہیں سنا سکتے جو انہیں نفع پہنچائے یا تم خود اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر انہیں کچھ نہیں سنا سکتے۔

انتباہ۱۔ کتب حدیث میں ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے حضرت صدیقہ کا اس مسئلہ سے رجوع ثابت ہوتا ہے انہیں سے ایک روایت وہ ہے جو ابن اسحٰق نے المغازی میں یونس بن بکیر سے بسند جید نقل کی ہے جس کے الفاظ بعینہ حدیث ابی طلحہ جیسے ہیں۔

و من الغریب اِنَّ فِی المغازی لابن اسحٰق روایۃ یونس بن بکیر باسناد جید عَنْ عائشۃ مثل حدیث ابی طلحۃ و فیہ ما انتم باسمع لما اقول منھُمْ۔

یعنی جو کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

رجوع صدیقہ رضی اللہ عنہا ابن عبد البر نے حضرت صدیقہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قَالَ یروی من حدیث عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عَنْھَا قَالت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ مَا من رجل یزور قبر اخیہ فیجلس عندہ الا استأنس بہ حتی یقوم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

Scanned with CamScanner

کہ جو شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کے لیے جاتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو صاحب مزار کو اس سے بڑی تسکین اور راحت ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے اٹھ جائے۔

فائدہ:۔ راوی جب کوئی روایت اپنے مؤقف کے خلاف روایت کرے تو باقاعدہ اصول حدیث ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنے سابق موقف سے رجوع کر لیا ہے۔ اس حدیث سے بھی علماء نے صدیقہ رضی اللہ عنہا کا رجوع ثابت کیا ہے

سید محمود آلوسی صاحب روح المعانی پر بھی منکرین کو اعتماد ہے وہ فرماتے ہیں۔

قال العلامہ الالوسی البغدادی والحق ان الموتی یَسْمَعُوْنَ فی الجملة۔ (فتح الملہم جلد دوم ص ۴۷۸-۹)

حق یہ ہے کہ مردے یقیناً سنتے ہیں اور اسکی حقیقت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابن کثیر کی مانو منکرین کو ابن کثیر پر بڑا اعتماد ہے اسی ابن کثیر نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کو صحیح فرمایا ہے کیونکہ اسکی تائید دیگر شواہد کثیر سے ہوئی ہے۔

والصحیح عند العلماء روایہ عبد اللّٰہ بن عمر لما لہا من الشواھد علی صحتہا من وجوہ کثیرۃ۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۳۸)

مردے جانتے ہیں حجرہ مقدسہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن ہونے سے پہلے حضرت صدیقہ کا یہ معمول تھا کہ

Scanned with CamScanner

جب زیارت کے لیے حاضر ہوتیں تو اوڑھنی کا زیادہ اہتمام نہ کرتیں۔ فرماتیں یہاں ایک میرے سرتاج ہیں اور دوسرے میرے والد محترم مجھے پردہ کی ضرورت نہیں لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہاں دفن ہونے کے بعد جب سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوتیں تو بڑے اہتمام سے سر کو اوڑھنی سے ڈھانپ کر حاضر ہوتیں۔

اجماع امت ابن کثیر اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں اس آیت کی توضیح کرتے ہوئے تحریر کیا کہ۔ (السلف مجمعون علی هذا و قد تواترت الآثار عنهم بان المیت یعرف بزیارة الحی له و یستبشر۔

یعنی سلف صالحین کا اس بات پر اجماع ہے اور متواتر روایات سے یہ مسئلہ ثابت ہے کہ میت اپنے زیارت کرنے والے کو پہچانتی ہے۔ اور اس سے خوش ہوتی ہے۔

فائدہ:۔ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں کئی دیگر مسائل بھی شرح بسط سے بیان کیے ہیں جنکا مطالعہ حق کی جستجو کرنے والوں کے لیے بہت مفید ہے۔

اثبات ان تسمع الا من یومن الخ آیت کریمہ کے اس جملہ نے یہ بات واضح کر دی کہ یہاں موتی سے مراد وہ لوگ ہیں جنکے دل مر چکے ہیں اور الصم (بہرے) سے مراد وہ لوگ ہیں جنکے دل کے کان حق بات سننے سے بہرے ہو چکے ہیں اور العمی (اندھے) سے وہ لوگ مراد ہیں جنکے دلوں کی آنکھیں نور حق دیکھنے سے اندھی ہو چکی ہیں۔ اور سماع سے مراد فقط سننا نہیں بلکہ وہ سننا ہے جو سودمند اور نفع بخش ہو۔ چنانچہ علامہ قرطبی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ای و ضحت الحجج یا محمد (صلی اللہ

علیہ وسلم) لکھم لا تفہم تقلید الا
سلاف فی الکفر ماتت عقولھم و عمیت
بصائرھم فلا یتھیأ لک اسماعھم و ھدایتھم
وھذا رد علی القدریۃ (القرطبی)

یعنی اے محبوب! آپ نے حق کو دلائل کے ساتھ واضح کردیا ہے لیکن وہ اپنے گمراہ اور مشرک آباؤ اجداد کی اندھی تقلید میں اتنے مگن ہیں کہ ان کی عقلیں مرچکی ہیں انکی بصیرت اندھی ہوگئی ہے پس آپ نہ انکو سنا سکتے ہیں اور نہ ہدایت دے سکتے ہیں ان آیات سے قدریہ کی تردید ہوتی ہے۔

خلاصۃ البحث سماع موتی پر علماء کرام کا اجماع و اتفاق ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمانوں کے اجماع سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں گیا (محضا مشکوٰۃ)

آیات میں اسماع (سنانے) کی نفی ہے نہ کہ سننے کی۔ کیونکہ سنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے دنیا ہو یا برزخ ہم دنیا میں یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ ہم ازخود سنتے ہیں بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سنانے پر ہم سنتے ہیں۔

علاوہ ازیں الموتیٰ سے کفار اور اسماع سے ہدایت پر لانا مراد ہے اور کفار کو قرآن و اسلام سے نفع یابی کے محرومی کیوجہ سے مردہ کہا گیا ہے جیسے انہیں صم، بکم، عمی، بہرے، گونگے، اندھے) کہا گیا ہے حالانکہ انکے کان زبان، آنکھیں سب کچھ تھا تو اسی وجہ سے کہ انہوں نے قرآن و اسلام سے نفع حاصل نہیں کیا۔ اہل علم جانتے ہیں کہ عرب کے عادات میں بلکہ ہر اہل لسان کی عادت ہے کہ کسی شے کو کسی شے سے معمولی سی مشابہت سے استعارہ ومجاز استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں بھی یہی بات ہے کہ مردے چونکہ دنیوی منافع کے حصول سے گئے اور نہ ہی انہیں دنیوی سے تعلق ہے اسی عدم نفع کی مشابہت

Scanned with CamScanner

سے کفار کو مردے سے کہا گیا اسی مناسبت سے انہیں بہرے۔ گونگا۔ اندھا کہا گیا۔
اہلسنت اور معتزلہ عرصہ تک اس مسئلہ میں برسرپیکار رہے۔
معتزلہ سرے سے عالم برزخ کے منکر تھے اسی لیے وہ عالم برزخ کے جملہ متعلقات کے منکر ہو گئے دور حاضرہ میں اکثر فرقے بالخصوص نیچری۔ پرویزی مرزائی، وہابی، دیوبندی انکی چال چلنا چاہتے ہیں۔ لیکن بفضلہ تعالےٰ جس طرح اسلاف صالحین قدہا ئے اہلسنت نے معتزلہ کی ایسی سرکوبی فرمائی کہ آج ان کا نام ونشان تک نہیں۔ اسی طرح انکے وارثین اہلسنت موجودہ دور میں معتزلہ کے وارثین کی حتی الامکان سرکوبی کر رہے ہیں۔ انکار سماع موتیٰ معتزلہ کے اصول میں سے ایک ہے۔ اس پر سابقہ دور میں شرح الصدور للسیوطی اور تذکرہ القرطبی۔ پھر تذکرہ القبور از قاضی ثناءاللہ پانی پتی اور منکرین سماع موتیٰ کے امام ابن القیم کی کتاب الروح بہترین تصانیف ہیں۔ ان سب کی جامع تصنیف حیاۃ الموات المعروف، روحوں کی دنیا۔ امام اہلسنت مجدد دین و ملت، شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ ہے۔ ہر طرح سے سماع موتیٰ کے ابحاث کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل کو مدلل بیان فرمایا گیا ہے۔
ان کے فیض سے فقیر اویسی غفرلہ نے بھی سماع موتیٰ نامی کتاب لکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بجاہ حبیبہ الکریم
صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین
ھذا آخر رقمہ قلم الفقیر القادری
ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور
پاکستان

فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ کی تصانیف

تفسیر فیوض الرحمٰن	تفسیر اویسی	تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد	علمِ رسول	شرح حدائق بخشش
چہلم کا ثبوت	انگوٹھے چومنے کا ثبوت	دعا بعد جنازہ
خلاصۃ المیراث	پڑھا لکھا اُمّی	آمین آہستہ کہنا
شیعہ کا متعہ	آئینۂ شیعہ نما	امیر معاویہ
ندائے یارسول اللہ	حق مذہب اہلسنت	امام حرم اور ہم
آئینۂ دیوبند	بڑھیا کا بیڑا	شرح جامی
ذکرِ اویس	ذکرِ سیرانی	خطبات اویسیہ

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

Scanned with CamScanner